فتاویٰ امن پوری (قسط ۳۰۲)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(جواب): نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا یا مبعوث نہیں ہو گا۔ آپ کی نبوت ورسالت پوری انسانیت کے لیے ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ضروریات دین میں سے ہے، اس کے بغیر ایمان نہیں، جو نبی کریم ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت کرے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے، وہ مرتد کافر ہے، کیونکہ اس سے قرآنی آیات، متواتر احادیث اور اجماع اُمت کا انکار لازم آتا ہے۔

❀ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (1078ھ) نقل کرتے ہیں:

أَمَّا الْإِيمَانُ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَجِبُ بِأَنَّهُ رَسُولُنَا فِي الْحَالِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ فَإِذَا آمَنَ بِأَنَّهُ رَسُولٌ وَّلَمْ يُؤْمِنْ بِأَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَكُونُ مُؤْمِنًا .

''رہے ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ، تو اس پر ایمان لانا واجب ہے کہ آپ ﷺ اب ہمارے رسول اور خاتم الانبیا والرسل ہیں، جو آپ کی نبوت پر تو ایمان لائے، لیکن آپ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان نہ لائے، وہ مومن نہیں ہے۔''

(مَجمع الأنهر :691/1)

❀ علامہ عبدالقاہر بغدادی رحمہ اللہ (۴۲۹ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ وَأَهْلُ الْكِتَابِ عَلٰى أَنَّ أَوَّلَ مَنْ أُرْسِلَ مِنَ النَّاسِ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَآخِرَهُمْ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''مسلمانوں اور اہل کتاب کا اجماع ہے کہ انسانوں کی طرف سب سے پہلے بھیجے جانے والے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور مسلمانوں کا اجماع ہے کہ سب سے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔''

(أصول الدِّين، ص 159)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كُلُّ مَنْ أَقَرَّ بِنُبُوَّةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَقَرَّ بِأَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ، وَأَقَرَّ بِتَأْبِيدِ شَرِيعَتِهٖ وَمَنْعِ مَنْ نَسَخَهَا ...... وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْإِخْبَارُ عَنْهُ بِقَوْلِهٖ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَمَنْ رَدَّ حُجَّةَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ فَهُوَ الْكَافِرُ.

''جو بھی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہے، اسے یہ بھی اقرار کرنا چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا والرسل ہیں، نیز وہ اقرار کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمیشہ ہمیشہ رہے گی اور اسے منسوخ کرنے والا کوئی نہیں آئے گا۔ ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان متواتر منقول ہیں: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''، جس نے قرآن وسنت کی حجت کو رد کیا، وہ کافر ہے۔''

(أصول الدين، ص 162-163)

❁ قاضی ابویعلی ابن الفراء رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلدَّلَالَةُ عَلَيْهِ إِجْمَاعُ الْأُمَّةِ أَنَّ نَبِيَّنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

''اُمت کا اجماع دلالت کناں ہے کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم النبیین ہیں۔''

(المُعتمد في أصول الدِّين، ص 167)

❀ علامہ صرصری رحمہ اللہ (۷۱۶ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ بِنَصِّ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْإِجْمَاعِ .

''قرآن، حدیث اور اجماع کی نص ہے کہ محمد کریم ﷺ خاتم الانبیا ہیں۔''

(شرح مختصر الرَّوضة :76/1)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

لٰكِنَّهُ تَعَالٰى شَرَعَ لِكُلِّ رَسُولٍ شِرْعَةً عَلٰى حِدَةٍ، ثُمَّ نَسَخَهَا أَوْ بَعْضَهَا بِرِسَالَةِ الْآخَرِ الَّذِي بَعْدَهُ حَتّٰى نَسَخَ الْجَمِيعَ بِمَا بَعَثَ بِهِ عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ابْتَعَثَهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ قَاطِبَةً، وَجَعَلَهُ خَاتَمَ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ .

''اللہ تعالیٰ نے ہر رسول کو مستقل شریعت دی، پھر ہر ایک کی مکمل یا بعض شریعت کو بعد میں آنے والے رسول کے ذریعے منسوخ کر دیا، یہاں تک کہ تمام رسولوں کی شریعتوں کو اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کی بعثت سے منسوخ کر دیا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین کی طرف مبعوث کیا ہے اور انہیں تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے لیے ''خاتم'' بنایا ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 130/3)

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهٖ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ﴾(یونُس : ۱۷)

''اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے؟ بلاشبہ مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوسکتے۔''

❀ اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

يَقُولُ تَعَالٰى : لَا أَحَدَ أَظْلَمَ وَلَا أَعْتٰى وَلَا أَشَدَّ إِجْرَامًا ﴿مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ كَذِبًا﴾ وَتَقَوَّلَ عَلَى اللّٰهِ، وَزَعَمَ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهٗ، وَلَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ، فَلَيْسَ أَحَدٌ أَكْبَرَ جُرْمًا وَلَا أَعْظَمَ ظُلْمًا مِنْ هٰذَا، وَمِثْلُ هٰذَا لَا يَخْفٰى أَمْرُهٗ عَلَى الْأَغْبِيَاءِ، فَكَيْفَ يُشْتَبَهُ حَالُ هٰذَا بِالْأَنْبِيَاءِ! فَإِنَّ مَنْ قَالَ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ صَادِقًا أَوْ كَاذِبًا، فَلَا بُدَّ أَنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْأَدِلَّةِ عَلٰى بِرِّهٖ أَوْ فُجُورِهٖ مَا وَأَظْهَرَ مِنَ الشَّمْسِ، فَإِنَّ الْفَرْقَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ، لَعَنَهُ اللّٰهُ، لِمَنْ شَاهَدَهُمَا أَظْهَرُ مِنَ الْفَرْقِ بَيْنَ وَقْتِ الضُّحٰى وَوَقْتِ نِصْفِ اللَّيْلِ فِي حَنْدَسِ الظَّلْمَاءِ .

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے بڑا ظالم، سرکش اور مجرم کون ہوسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اور باتیں بنا کر اللہ کے ذمہ لگا دے اور یہ دعویٰ کرے

کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مبعوث کیا ہے، جبکہ اسے مبعوث کیا نہیں؟ جرم اور ظلم میں ایسے شخص سے بڑا کوئی نہیں ہوسکتا۔ ایسے شخص کا معاملہ تو بیوقوفوں پر بھی مخفی نہیں رہتا، تو اس کا معاملہ انبیائے کرام علیہم السلام کے مشابہ کیسے ہوسکتا ہے! جو بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، وہ سچا ہو یا جھوٹا، اللہ تعالیٰ اس کی نیکی یا برائی پر ایسی نشانیاں پیدا کر دیتا ہے، جو سورج سے زیادہ واضح ہوتی ہیں۔ اس لیے جن لوگوں نے محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور لعین مسیلمہ کذاب دونوں کا مشاہدہ کیا ہے، ان کے لیے دونوں کے درمیان فرق اتنا واضح تھا کہ جتنا چاشت کے وقت کی روشنی اور آدھی رات کے اندھیرے میں ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 254/4)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهٖ إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ﴾(الأنعام : ٢١)

''اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے؟ بلاشبہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوسکتے۔''

❁ اس آیت کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَظْلَمُ مِمَّنْ تَقَوَّلَ عَلَى اللّٰهِ، فَادَّعٰى أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهٗ وَلَمْ يَكُنْ أَرْسَلَهٗ، ثُمَّ لَا أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَحُجَجِهٖ وَبَرَاهِينِهٖ وَدَلَالَاتِهٖ، ﴿إِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ﴾ أَيْ لَا يُفْلِحُ هٰذَا وَلَا هٰذَا، لَا الْمُفْتَرِي وَلَا الْمُكَذِّبُ.

''اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں، جو باتیں بنا کر اللہ کے ذمہ لگائے اور دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مبعوث کیا ہے، جبکہ مبعوث نہیں کیا۔ نیز اس سے بھی بڑا ظالم کوئی نہیں، جو اللہ تعالیٰ کی آیات، حجتوں، دلائل اور براہین کو جھٹلائے۔ ''بلا شبہ ظالم لوگ کامیاب نہیں ہو سکتے۔'' یعنی اللہ پر جھوٹ باندھنے والا بھی کامیاب نہیں ہوسکتا اور اللہ کی آیات کو جھٹلانے والا بھی نہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر: 245/3)

❁ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ﴾(الأنعام: ٩٣)

''اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا یہ کہے کہ مجھے وحی ہوئی ہے، جبکہ اسے کوئی وحی نہ ہوئی ہو؟''

❁ اس آیت کی تفسیر میں علامہ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ (١٣٧٦ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَحَدَ أَعْظَمُ ظُلْمًا، وَلَا أَكْبَرُ جُرْمًا، مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ بِأَنْ نَسَبَ إِلَى اللّٰهِ قَوْلًا أَوْ حُكْمًا وَهُوَ تَعَالٰى بَرِيءٌ مِنْهُ، وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا أَظْلَمَ الْخَلْقِ، لِأَنَّ فِيهِ مِنَ الْكَذِبِ، وَتَغْيِيرِ الْأَدْيَانِ أُصُولَهَا، وَفُرُوعَهَا، وَنِسْبَةُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ مَا هُوَ مِنْ أَكْبَرِ الْمَفَاسِدِ، وَيَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ ادِّعَاءُ النُّبُوَّةِ، وَأَنَّ اللّٰهَ يُوحٰى

إِلَيْهِ، وَهُوَ كَاذِبٌ فِي ذٰلِكَ، فَإِنَّهُ مَعَ كَذِبِهِ عَلَى اللّٰهِ، وَجُرْأَتِهِ عَلٰى عَظَمَتِهِ وَسُلْطَانِهِ يُوجِبُ عَلَى الْخَلْقِ أَنْ يَتَّبِعُوهُ، وَيُجَاهِدُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، وَيَسْتَحِلُّ دِمَاءَ مَنْ خَالَفَهُ وَأَمْوَالَهُمْ، وَيَدْخُلُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ كُلُّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ، كَمُسَيْلَمَةِ الْكَذَّابِ وَالْأَسْوَدِ الْعَنَسِيِّ وَالْمُخْتَارِ، وَغَيْرِهِمْ مِمَّنِ اتُّصِفَ بِهٰذَا الْوَصْفِ.

''اس سے بڑا ظالم اور مجرم کوئی نہیں، جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے کہ اس کی طرف ایسی بات یا حکم منسوب کر دے، جس سے باری تعالیٰ بری ہے۔ یہ شخص کائنات کا سب سے بڑا ظالم ہے، کیونکہ اس نے جھوٹ بولا اور ادیان کے اُصول وفروع کو تبدیل کر دیا ہے، پھر اس کام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا، جو کہ سب سے بڑا خرابی ہے۔ اس جھوٹ میں یہ بھی شامل ہے کہ کوئی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر وحی کی ہے، جبکہ وہ اس بات میں جھوٹا ہو، کیونکہ اس نے ایک تو اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور اس کی عظمت وبادشاہت پر جرأت کی ہے، دوسرا یہ کہ لوگوں کے لیے اپنا اتباع واجب قرار دی ہے، ان سے اس بارے میں زبردستی کی ہے اور اپنے مخالف کے مال وجان کو حلال قرار دیا ہے۔ نیز اس آیت میں ہر وہ شخص داخل ہے، جس نے نبوت کا (جھوٹا) دعویٰ کیا ہے، مثلاً مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور مختار ثقفی وغیرہ۔''

(تفسير السّعدي، ص 264)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾(الأحزاب: 40)

''محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔''

۞ علامہ شربینی رحمہ اللہ (۹۷۷ھ) فرماتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّينَ﴾ أَيْ آخِرَهُمُ الَّذِي خَتَمَهُمْ لِأَنَّ رِسَالَتَهٗ عَامَّةٌ وَمَعَهَا إِعْجَازُ الْقُرْآنِ فَلَا حَاجَةَ مَعَ ذٰلِكَ إِلَى اسْتِنْبَاءٍ وَلَا إِرْسَالٍ ...... وَالْحَاصِلُ أَنَّهٗ لَا يَأْتِي بَعْدَهٗ نَبِيٌّ مُطْلَقًا بِشَرْعٍ جَدِيدٍ وَلَا يَتَجَدَّدُ بَعْدَهٗ مُطْلَقًا اسْتِنْبَاءٌ، وَهٰذِهِ الْآيَةُ مُثْبِتَةٌ لِكَوْنِهٖ خَاتَمًا عَلٰى أَبْلَغِ وَجْهٍ وَأَعْظَمِهٖ.

''فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّينَ﴾ کا معنی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیائے کرام میں آخری ہیں، آپ ﷺ نے انبیا کے سلسلہ کو ختم کر دیا، کیونکہ آپ ﷺ کی رسالت عام ہے، اس کے ساتھ ساتھ قرآن کا اعجاز بھی ہے، جس کے ہوتے ہوئے کسی نبوت یا رسالت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ......حاصل کلام یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد مطلق طور پر کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہیں آئے گا، نہ آپ ﷺ کے بعد مطلق طور پر نئی نبوت ہوگی۔ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو ''خاتم'' ہونے کی کامل اور عظیم ترین صورت حاصل ہے۔''

(تفسير الشّربيني : 252/3)

۞ علامہ آلوسی رحمہ اللہ (۱۳۴۲ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِكَوْنِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَاتَمَهُمُ انْقِطَاعُ حُدُوثِ وَصْفِ النُّبُوَّةِ فِي أَحَدٍ مِنَ الثَّقَلَيْنِ بَعْدَ تَحَلِّيهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِهَا فِي هٰذِهِ النَّشْأَةِ .

''نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت کے بعد جن وانس میں سے کسی کو وصف نبوت سے متصف نہیں کیا جائے گا۔''

(رُوح المَعاني : 213/11)

سوال: کیا خاتم النبیین ہونا نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے؟

جواب: عقیدہ ختم نبوت قرآن کریم، احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی معنی میں نبوت نہیں۔

۞ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (الأحزاب : 40)

''محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔''

۞ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ تَعَالٰى : ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّينَ﴾، فِيهِ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، وَأَنَّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهٗ قُطِعَ بِكِذْبِهٖ .

''اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّينَ﴾ کا معنی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا قطعا جھوٹا ہوگا۔''

(الإكليل، ص 212)

❀ نیز فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَآخِرُهُمْ بَعْثًا فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، وَشَرْعُهٗ مُؤَبَّدٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُنْسَخُ، وَنَاسِخٌ لِّجَمِيعِ الشَّرَائِعِ قَبْلَهٗ.

''نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور سب سے آخر میں مبعوث ہوئے، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ ﷺ کی شریعت قیامت تک کے لیے ہے، کبھی منسوخ نہیں ہوگی، نیز سابقہ تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی ہے۔''

(أنموذج اللّبيب، ص 49، الخصائص الكُبرىٰ: 318/2)

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''باب خاتم النبیین'' قائم کیا ہے، یہ بتانے کے لیے کہ نبی کریم ﷺ کا ایک نام ''خاتم النبیین'' بھی ہے۔

❀ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم بدر کو دعا کی:

اَللّٰهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي، اَللّٰهُمَّ إِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ.

''اے اللہ! جو تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے، اسے پورا فرما، اللہ! اگر تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا، تو کرہ ارض پر کبھی تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔''

(صحيح مسلم: 1763)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ عَلِمَ أَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَلَوْ هَلَكَ هُوَ وَمَنْ مَعَهٗ حِينَئِذٍ لَمْ يُبْعَثْ أَحَدٌ مِمَّنْ يَدْعُو إِلَى الْإِيمَانِ وَلَاسْتَمَرَّ الْمُشْرِكُونَ يَعْبُدُونَ غَيْرَ اللّٰهِ فَالْمَعْنٰى لَا يُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ بِهٰذِهِ الشَّرِيعَةِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اس لیے کی، کیونکہ آپ جانتے تھے کہ آپ خاتم النبیین ہیں، کہ اگر آپ اور آپ کے ساتھی اس وقت شہید کر دیے گئے، تو کوئی ایسا شخص مبعوث نہیں کیا جائے گا، جو ایمان کی طرف دعوت دے اور مشرکین بدستور غیر اللہ کی عبادت جاری رکھیں گے۔ لہٰذا حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ شریعت محمدیہ کے مطابق اللہ کی عبادت نہیں کی جائے گی۔''

(فتح الباري : 289/7)

❁ علامہ بحرق رحمہ اللہ (۹۳۰ھ) فرماتے ہیں:

ثَبَتَتْ نُبُوَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ دَلَّ كَلَامُ رَبِّهِ الْمُنَزَّلُ عَلٰى أَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَأَنَّهٗ مَبْعُوثٌ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ عُمُومُ رِسَالَتِهٖ، وَنَسْخُ شَرِيعَتِهٖ لِسَائِرِ الشَّرَائِعِ، لِوُجُوبِ طَاعَتِهٖ وَاتِّبَاعِهٖ عَلَى الْكُلِّ : ﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت ہو چکی ہے، اللہ رب العالمین کا کلام منزل اس بات پر دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لوگوں

کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کی رسالت عام ہے اور آپ ﷺ کی شریعت نے تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے، کیونکہ آپ کی اطاعت اور اتباع تمام لوگوں پر واجب ہے۔ (فرمان باری تعالیٰ ہے :)﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ﴾ ''جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے گا، اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ روز آخرت خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

(حدائق الأنوار، ص 132)

۞ حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُولَ الثَّقَلَيْنِ؛ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَأَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَمِنْهَا أَنَّ شَرَفَ الرَّسُولِ بِالرِّسَالَةِ، وَرِسَالَتُهُ أَشْرَفُ الرِّسَالَاتِ بِأَنَّهَا نَسَخَتْ مَا تَقَدَّمَهَا مِنَ الرِّسَالَاتِ، وَلَا تَأْتِي بَعْدَهَا رِسَالَةٌ تَنْسَخُهَا .

''نبی کریم ﷺ تمام جنوں اور انسانوں کے رسول ہیں، خاتم النبیین ہیں، رسول اللہ ﷺ کو رسالت کے شرف سے متصف کیا گیا ہے، آپ ﷺ کی رسالت سب سے اشرف ہے کہ آپ کی رسالت نے سابقہ تمام رسالتوں کو منسوخ کر دیا ہے، اس رسالت کے بعد کوئی رسالت نہیں آئے گی، جو اسے منسوخ کر دے۔''

(دلائل النُّبُوة : 498/5)

۞ علامہ حلیمی رحمہ اللہ (۴۰۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا رَسُولَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، وَالشَّرِيعَةُ الْمَشْرُوعَةُ لَهٗ آخِرُ الشَّرِيعَةِ وَعَلَيْهَا تَقُومُ السَّاعَةُ.

''نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کی شریعت آخری شریعت ہے، اسی شریعت پر قیامت قائم ہوگی۔''

(المِنهاج في شُعب الإيمان :1/238)

❀ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ لَّخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهٖ، وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةُ عِيسٰى بِي، وَالرُّؤْيَا الَّتِي رَأَتْ أُمِّي، وَكَذٰلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ يَرَيْنَ، أَنَّهَا رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي أَنَّهٗ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ تْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ.

''آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں پروئے گئے تھے کہ مجھے اللہ نے خاتم النبیین لکھ دیا تھا، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں، میری پیدائش کے ایام میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ان سے ایک روشنی پھوٹی ہے اور اس نے شام کے محلات کو منور کر دیا ہے، انبیا کی مائیں ایسے ہی خواب دیکھتی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 4/127، تفسير الطّبري :1/566، 28/87، واللّفظ لهٗ، تفسير ابن أبي حاتم : 1264، طبقات ابن سعد :1/148-149، تاريخ المدينة لعمر بن شبة : 2/636، المَعرِفة والتّاريخ ليعقوب بن سفيان الفَسوي : 2/345، المُعجم الكبير

للطّبراني : 252/18، مسند الشّاميين للطّبراني : 1939، المستدرك للحاكم : 418/2، دلائل النّبوة للبيهقي :80/1، 389-390، 130/2، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6404) نے ''صحیح''، اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' بھی کہا ہے۔

(سير أعلام النُّبلاء :47/1)

۞ **اس حدیث کے تحت علامہ حلیمی رحمہ اللہ (۴۰۳ھ) فرماتے ہیں:**

يَحْتَمِلُ هٰذَا الْحَدِيثُ أَنْ يَكُونَ قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِأَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ سَبَقَ خَلْقِهٖ .

''اس حدیث کا یہ معنی بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تخلیق سے پہلے ہی یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہوں گے۔''

(المِنهاج في شُعب الإيمان : 46/2)

۞ **علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:**

قَدْ صَرَّحَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا بِأَنَّهٗ لَوِ ادَّعٰى أَحَدٌ النُّبُوَّةَ فَطَلَبَ مِنْهُ شَخْصٌ الْمُعْجِزَةَ كَفَرَ .

''ہمارے بعض علما نے صراحت کی ہے کہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کسی شخص نے اس سے (اس کی نبوت پر) معجزے کا مطالبہ کیا، تو وہ کافر ہو جائے گا۔''

(مِرقاة المَفاتيح : 3485/8)

۞ **علامہ محمد بن یوسف صالحی شامی رحمہ اللہ (۹۴۲ھ) فرماتے ہیں:**

سُئِلَ الْحَافِظُ بُرْهَانُ الدِّينِ الْحَلَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى : هَلْ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مِنْ خَصَائِصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَوْ كُلُّ نَبِيٍّ مَخْتُومٌ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ؟ فَأَجَابَ : لَا أَسْتَحْضِرُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ الَّذِي يَظْهَرُ أَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ بِذٰلِكَ لِمَعَانٍ مِنْهَا؛ أَنَّهٗ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ غَيْرُهٗ، وَلِأَنَّ بَابَ النُّبُوَّةِ خُتِمَ بِهٖ فَلَا يُفْتَحُ بَعْدَهٗ أَبَدًا .

''حافظ برہان الدین حلبی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا مہر نبوت نبی کریم ﷺ کے خصائص میں سے ہے یا ہر نبی کو مہر نبوت عطا کی گئی؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس بارے میں کوئی واضح دلیل تو مجھے یاد نہیں ہے، لیکن جو بات میری ذہن میں آتی ہے، وہ یہ ہے کہ یہ کئی اعتبار سے نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے، مثلاً: یہ نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی طرف اشارہ ہے، جبکہ دیگر انبیا خاتم النبیین نہیں ہیں۔ اور چونکہ نبوت کا دروازہ نبی کریم ﷺ (کی آمد) کے ساتھ بند ہو چکا ہے اور آپ کے بعد کبھی نہیں کھولا جائے گا......۔''

(سُبُل الهُدیٰ: 50/2)

(سوال): کیا سیدہ مریم اور سیدہ آسیہ علیہما السلام کا جنت میں رسول اللہ ﷺ کی بیویاں بننا ثابت ہے؟

(جواب): سیدہ مریم اور سیدہ آسیہ بنت مزاحم علیہما السلام دونوں کا جنت میں نبی اکرم ﷺ کی بیویاں ہونا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اس بارے میں جتنی بھی روایات ہیں، ان میں سے کوئی بھی اصولِ محدثین کے مطابق پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ ملاحظہ فرمائیں:

❁ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ زَوَّجَنِي فِي الْجَنَّةِ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، وَكَلْثَمَ أُخْتَ مُوسٰى، وَامْرَأَةَ فِرْعَوْنَ.

''کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں مریم بنت عمران، موسیٰ علیہ السلام کی بہن کلثم اور فرعون کی بیوی (آسیہ) سے میرا نکاح کر دیا ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٢٥٩/٨، ح : ٨٠٠٦، الكامل لابن عدي : ١٨٠/٧)

جھوٹی روایت ہے۔

① خالد بن یوسف سمتی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

② عبدالنور بن عبداللہ ''وضاع''، یعنی حدیثیں خود گھڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنے والا ہے۔

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ غَالِيًا فِي الرَّفْضِ، وَيَضَعُ الْحَدِيثَ، خَبِيثًا.

''یہ شخص غالی رافضی تھا، حدیثیں گھڑتا تھا اور خبیث تھا۔''

(الضُّعفاء الكبير : ١١٤/٣، ت : ١٠٨٧)

③ یونس بن شعیب کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

(الضّعفاء الكبير للعُقيلي : ٤٥٩/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُهٗ غَيْرُ مَحْفُوظٍ.

''اس کی حدیث غیر محفوظ ہے۔''

(الضُّعفاء الكبير : ٤/٤٥٩)

❀ سیدنا سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَنِي فِي الْجَنَّةِ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، وَامْرَأَةَ فِرْعَوْنَ، وَأُخْتَ مُوسٰى .

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں میرا نکاح مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کر دیا ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٦/٥٢، ح : ٥٤٨٥)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ مَنْ لَّمْ أَعْرِفْهُمْ .

''اس سند میں کئی ایسے راوی ہیں، جنہیں میں نہیں پہچانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : ٩/٢١٨)

① سعد بن محمد عوفی کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذَاكَ جَهْمِيٌّ ...... لَوْ لَمْ يَكُنْ هٰذَا أَيْضًا، لَمْ يَكُنْ مِمَّنْ يَسْتَأْهِلُ أَنْ يُّكْتَبَ عَنْهُ .

''یہ جہمی تھا......اگر یہ مسئلہ نہ بھی ہو، تب بھی اس قابل نہیں کہ اس کی حدیث لکھی جائے۔''

(تاريخ بغداد : ٩/١٢٦، وسندهٗ حسنٌ)

② حسین بن حسن بن عطیہ عوفی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔ اسے امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رازی، امام ابن عدی، امام ابن سعد، امام عقیلی اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

❀ ابن ابی رواد رحمہ اللہ سے مروی ہے:

دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيجَةَ، وَهِيَ فِي مَرَضِهَا الَّذِي تُوُفِّيَتْ فِيهِ، فَقَالَ لَهَا : بِالْكُرْهِ مِنِّي مَا الَّذِي أَرٰى مِنْكِ يَا خَدِيجَةُ وَقَدْ يَجْعَلُ اللّٰهُ فِي الْكُرْهِ خَيْرًا كَثِيرًا، أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ زَوَّجَنِي مَعَكِ فِي الْجَنَّةِ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ وَكُلْثَمَ أُخْتَ مُوسٰى وَآسِيَةَ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ؟، قَالَتْ : وَقَدْ فَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ : نَعَمْ .

''رسول اللہ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مرض الموت میں ان کے پاس تشریف لائے، فرمایا: مجھے آپ کی یہ حالت دیکھ کر دُکھ ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اس دُکھ میں بہت زیادہ بھلائی رکھ دے گا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں میرا نکاح آپ کے ساتھ ساتھ مریم بنت عمران، کلثم اخت موسیٰ اور آسیہ زوجہ فرعون کے ساتھ کر دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : ٤٥١/٢٢، ح : ١١٠٠)

جھوٹی روایت ہے۔

❀ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْقَطِعُ الْإِسْنَادِ، وَفِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ زَبَالَةَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ .

''سند منقطع ہے، نیز اس میں محمد بن الحسن بن زبالہ راوی ضعیف ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : ۲۱۸/۹)

محمد بن حسن بن زبالہ ''متروک وکذاب'' ہے۔

❀ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ مرض الموت میں مبتلا تھیں۔ فرمایا:

يَا خَدِيجَةُ، إِذَا لَقِيتِ ضَرَائِرَكِ فَأَقْرِئِيهِنَّ مِنِّي السَّلَامَ ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَهَلْ تَزَوَّجْتَ قَبْلِي، قَالَ : لَا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ زَوَّجَنِي مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ بِنْتَ مَزَاحِمَ وَكَلْثَمَ أُخْتَ مُوسٰى .

''اے خدیجہ! جب آپ اپنی سوتنوں سے ملنا، تو میری طرف سے انہیں سلام کہنا۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے مجھ سے پہلے بھی کسی سے شادی کی تھی؟ فرمایا: نہیں، اللہ تعالیٰ نے (جنت میں) میرا نکاح مریم بنت عمران، آسیہ زوجہ فرعون اور کلثم اختِ موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا ہے۔''

(تاریخ ابن عساکر : ۱۱۸/۷۰)

روایت باطل ہے۔ ابوبکر سلمی بن عبداللہ ہذلی ''متروک الحدیث'' ہے۔

❀ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مریم بنت عمران اور سیدہ آسیہ کے بارے میں فرمایا:

هُمَا مِنْ أَزْوَاجِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''یہ دونوں روزِ قیامت میری بیویاں ہوں گی۔''

(تاریخ ابن عساکر : ۱۱۸/۷۰)

سند سخت ضعیف ہے۔ محمد بن عمر بن صالح کلاعی ''منکر الحدیث'' ہے۔

۞ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ عَنْ ثِقَاتِ النَّاسِ .

''یہ ثقہ راویوں سے منسوب منکر احادیث بیان کرتا ہے۔''

(الكامل في ضُعفاء الرِّجال : ۲۰۹/٦)

۞ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ جِدًّا، اِسْتَحَقَّ تَرْكَ الْاِحْتِجَاجِ بِحَدِيثِهٖ إِذَا انْفَرَدَ .

''سخت منکر الحدیث ہے۔ جب یہ کسی حدیث کو بیان کرنے میں منفرد ہو، تو یہ نا قابل حجت ہوتا ہے۔'' (كتاب المَجروحين : ۲۹۱/۲)

الحاصل:

سیدہ مریم اور سیدہ آسیہ کا جنت میں رسول اللہ ﷺ کا بیویاں بننا کسی صحیح حدیث میں مذکور نہیں۔ اس بارے میں کوئی روایت پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

سوال: درود تاج کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: درودِ تاج بے اصل اور خود ساختہ درود ہے۔ اس میں غلو پر مبنی شرکیہ الفاظ موجود ہیں۔ اسے پڑھنا گمراہی اور بدعت سیئہ ہے۔

بعض نے اس درود کی فضیلت بھی بنا رکھی ہے، لیکن فضیلت وہی ہے، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔